سرکاری رپورٹ

پانچواں بجٹ اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 3 جولائی 1997ء مطابق 27 صفر 1418 ہجری (بروز جمعرات)

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	وقفہ سوالات	۲
۳	رخصت کی درخواستیں	۱۱
۴	زیرو آور	۱۲
۵	مشترکہ قرارداد نمبر 24 منجانب عبدالرحیم مندوخیل اور سردار غلام مصطفیٰ خان ترین (قرارداد منظور کی گئی)	۳۷
۶	قرارداد نمبر 25 منجانب ڈاکٹر تاراچند (قرارداد منظور ہوئی)	۴۱
۷	قرارداد نمبر 26 منجانب مولوی نصیب اللہ مولانا اللہ داد خیر خواہ نے پیش کی	

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا پانچواں / بجٹ اجلاس مورخہ ۳ جولائی ۱۹۹۷ء بمطابق ۲۷ صفر ۱۴۱۸ ہجری (بروز جمعرات) بوقت ساڑھے گیارہ بجے (صبح) زیرِ صدارت مولوی نصیب اللہ، ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوتِ قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

ترجمہ : ہر طرح کی ستائشیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام کائناتِ خلقت کا پروردگار ہے جو رحمت والا ہے۔ اور جس کی رحمت تمام مخلوقات کو اپنی بخششوں سے مالامال کر رہی ہے۔ جو اس دن کا مالک ہے جس دن کاموں کا بدلہ لوگوں کے حصے میں آئے گا۔ (خدایا) ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تو ہی ہے جس سے (اپنی ساری احتیاجوں میں) مدد مانگتے ہیں، (خدایا) ہم پر (سعادت کی) سیدھی راہ کھول دے۔ وہ راہ جو ان لوگوں کی راہ ہوئی جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جو پھٹکارے گئے اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے۔

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمِ

وقفۂ سوالات

جناب ڈپٹی اسپیکر اب وقفۂ سوالات ہے۔ پہلا سوال نمبر ۱۱۳ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے۔ دریافت فرمائیں۔

۱۱۳ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازارہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۹۶-۱۹۹۵ء کے دوران جوئے گل محمد فلڈ اریگیشن اسکیم خاران کا باقاعدہ ٹینڈر ہوا تھا۔ اور ٹھیکیدار نے ورک آرڈر WORK ORDER حاصل کرنے کے بعد سائیڈ پر مشینری پہنچا کر کام بھی شروع کروایا تھا۔ لیکن محکمہ کے حکام بالا کی ملی بھگت سے مذکورہ اسکیم پر کام بند کروایا گیا۔

(ب) اگر جزب (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ اسکیم پر جاری کام کو بند کروانے کی کیا وجوہات ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر آبپاشی و برقیات

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ ۹۶-۱۹۹۵ء کے دوران جوئے گل محمد فلڈ اریگیشن اسکیم کا باقاعدہ ٹینڈر ہوا تھا۔ اور ٹھیکیدار کو ورک آرڈر مورخہ ۹۵-۶-۵ کو مہتمم آبپاشی مستونگ نے کام کو ۳۶۵ دن کے اندر مکمل کرنے کے لئے جاری کیا تھا۔ لیکن ٹھیکیدار کی عدم توجہی کی وجہ سے اس اسکیم کو وقت مقررہ کے دوران مکمل نہیں کیا جا سکا۔

(ب) ٹھیکیدار محکمے کی جانب سے زبانی و تحریری متعدد نوٹس کے اجراء کے باوجود کام کو وقت مقررہ پر مکمل نہیں کر سکا۔ یہ درست نہیں کہ اسکیم پر محکمہ کے حکام بالا کی ملی بھگت سے کام بند کرایا گیا ہے بلکہ حقیقت میں منصوبہ جو عالمی بینک کے تعاون سے جاری تھا۔ کی مقررہ شدہ معیاد ختم ہو گئی تھی اس لئے اس اسکیم پر کام جاری نہیں رکھا جا سکا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ اگر کوئی ضمنی سوال ہو؟

عبدالرحیم خان مندوخیل یہاں سوال نمبر ۱۱۳ کے جواب میں ہے کہ ۱۹۹۵ء

۱۹۹۶ کے دوران کلی گل محمد کا اسکیم ٹینڈر ہوا تھا پھر اس پر مذکورہ ٹھیکیدار نے کام نہیں کیا اور اس لئے اس اسکیم پر کام جاری نہ رکھا جا سکا اب اس کی کیا پوزیشن ہے یعنی اس پر جو کام ہوا ہے مزید کام کے بارے میں کیا آپ اس کام کو جاری رکھیں گے یا نہیں۔

حاجی بہرام خان اچکزئی (وزیر محکمہ اریگیشن) جناب اسپیکر یہ تو عالمی بینک کے تعاون سے تھا اس کی جو ایگریمنٹ میں ۳۶۵ دن تھے اور ایگریمنٹ کے روح سے ٹھیکیدار کام شروع نہیں کر سکا تو عالمی بینک نے وہ رقم واپس لی یہ ADP کی اسکیم نہیں تھی کہ ہم اس کو جاری رکھے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل یہ تمام پیسہ واپس کیا یعنی اسکیم پر کام ہی نہیں ہوا۔

حاجی بہرام خان اچکزئی (وزیر اریگیشن) نہیں ہوا۔ ورک آرڈر تو واقعی issue ہوا تھا جو اس کے تین سو پینسٹھ دن معیاد دی ہوئی تھی اس معیاد میں اس نے کام شروع نہیں کیا جو کچھ کام ہوا ٹھیک ہے باقی کام اس نے مکمل نہیں کر سکا جو agreement تھی وہ ختم ہو گئی عالمی بینک تو ایسے نہیں ہے کہ ہم لوگوں کو تین مہینہ معیاد دیں اور دو سال تک اس کو چلاتے رہیں وہ اپنے اصول پر چلتے ہیں جو اس کے معیاد ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال نمبر ۱۸۲ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب۔ (میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کی عدم موجودگی میں عبدالرحیم خان مندوخیل نے سوال پوچھا)۔

عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۱۸۲۔

۱۸۲ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

یکم جولائی ۱۹۹۳ء سے لے کر اب تک صوبہ میں مذکورہ محکمہ کے تحت مکمل شدہ، زیر تکمیل اور زیر تجویز مختلف اریگیشن اسکیمات اور بندات کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔ نیز کویت فنڈز کے تحت مکمل کئے گئے بندات کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر آبپاشی و برقیات

سوال ہذا کا جواب انتہائی ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

حاجی بہرام خان اچکزئی (وزیر محکمہ ایریگیشن) جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ اگر کوئی ضمنی سوال ہو۔

سوال نمبر ۲۲۷ میر جان محمد خان جمالی صاحب (میر جان محمد خان جمالی کی عدم موجودگی میں سعید احمد ہاشمی نے سوال پوچھا)

سعید احمد ہاشمی سوال نمبر ۲۲۷۔

۲۲۷ میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر آبپاشی و برقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) ۲۱ فروری ۹۷ء تا ۲۸ مئی ۹۷ء کے دوران محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام منسلکہ محکمہ جات / پروجیکٹس (اگر ہوں) میں کتنے گریڈ ۱۷ و بالا آفیسران کے تبادلے کر دیئے گئے ہیں ان کے نام، عہدہ، مقام تبادلہ اور مقام و عہدہ تعیناتی کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ بالا تبدیل کردہ آفیسران اپنے آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے۔ اور اپنے پیشرو و آفیسران و اہلکاران سے چارج لینے والے ملازمین کی آبائی ضلع و رہائش کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) مذکورہ تبادلوں میں ٹی۔ اے اور ڈی۔ اے کی مد میں کل کس قدر رقم ادا کر دی گئی ہے۔ نیز ہر آفیسر کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ علیحدہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر آبپاشی و برقیات

(الف) مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء تا ۲۸ مئی ۱۹۹۷ء کے دوران محکمہ آبپاشی و برقیات اور اس کے زیر انتظام محکمہ جات، منسلکہ محکمہ جات / پروجیکٹس میں گریڈ ۱۷ و بالا آفیسران میں سے کسی کا تبادلہ نہیں کیا گیا۔

(ب) چونکہ (الف) کا جواب نفی میں ہے اس لئے "ب" کا جواب بھی نفی میں تصور کیا جائے۔

(ج) چونکہ الف اور ب کا جواب نفی میں ہے اس لئے ج کا جواب بھی نفی میں تصور کیا جائے۔

وزیر محکمہ آبپاشی و برقیات جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ اگر کوئی ضمنی سوال ہو۔

شیخ جعفر خان مندوخیل جناب اس میں انہوں نے گریڈ ۱۷ اور above کا لکھا گیا ہے جیسا پچھلے دنوں یہ آتا رہا کہ انہوں نے تمام گریڈ کا مانگا ہے گریڈ ۱۷ اور above کا تو صرف نہیں مانگا اس سے نیچے والے گریڈز کے بھی مانگے ہیں سوالات میں جان محمد صاحب نے یہ بتایا۔

وزیر محکمہ آبپاشی و برقیات جناب اسمبلی سے ہمیں گریڈ ۱۷ اور اوپر والوں کے ......

شیخ جعفر خان مندوخیل نہیں نہیں اگر آپ اسمبلی question دیکھ لیں اس کی فوٹو کاپی نکلوائیں اس میں گریڈ ایک سے لے کر above کا ہے گریڈ سترہ سے نہیں ہے۔

وزیر محکمہ آبپاشی و برقیات ہمیں جو سوال ملا ہے اس میں گریڈ ۱۷ اور اس سے اوپر والوں کا۔

شیخ جعفر خان مندوخیل آپ کے پاس شاید یہی آیا ہو مجھے اس پر اعتراض نہیں لیکن basic question اسمبلی میں داخل کیا گیا ہے اس میں نچلے گریڈ کا بھی ہے بلکہ اسی طرح دوسرے ڈیپارٹمنٹس میں انہوں نے یہ کیا ہے کہ سترہ اور above کا غالباً رحیم صاحب کا question کے ساتھ بھی یہی کیا گیا ہے کہ سترہ اور above از خود انہوں نے کر دیا ہے۔ یہ تو change نہیں کر سکتے ہیں۔

مولانا امیر زمان اس بارے میں میرے خیال میں اسپیکر صاحب کی رولنگ موجود

ہے یہ جو عبدالرحیم صاحب کے سوالات ہیں اور جو یہ موجودہ سوالات ہیں اس میں غلطی یقیناً ہوا ہے اس کو دوبارہ لایا جائے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل ہاں میں اسپیکر صاحب سے request کروں گا کہ ان سوالات کو panding کر دیا جائے تمام کا یکمشت جواب دیا جائے بہرحال جہاں تک یہ جواب ہے اس سے ہم مطمئن ہے کہ بہتر ہوا کہ کوئی ٹرانسفر اس طرح غیر ضروری نہیں ہوا۔ لیکن اس سے نیچے کے گریڈز کے سوالات کے جوابات آنا چاہیئے اسپیکر صاحب آپ سے request کرتے ہیں کہ آپ رولنگ دیں کہ یہ سوالات کب آئیں گے دوبارہ اصل صورت میں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جب موصول ہو جائے ان کے جوابات سوالات میں بھی کچھ غلطیاں ہیں جن کی نشاندہی کی گئی ہے انشاء اللہ جب بھی موصول ہو گا تو پیش ہو جائیں گے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل جب سے کیا مراد لیا جائے اس کے لئے کوئی ٹائم پیریڈ مقرر کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر کوشش کریں گے اسی اجلاس کے دوران جوابات آ جائیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل ہاں یہ بہتر ہو گا کہ اسی اجلاس میں آ جائیں۔

Thank You Sir.

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال نمبر ۱۸۰ میر عبدالکریم نوشیروانی (مذکورہ رکن کی عدم موجودگی میں عبدالرحیم خان مندوخیل نے سوال پوچھا)۔

عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۱۸۰

۱۸۰ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صوبہ میں ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسرز (DFO) کی کل کس قدر آسامیاں موجود ہیں۔

نیز ان کی ضلع وار (Tenure کیا ہے۔

وزیر جنگلات محکمہ جنگلات میں ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسر کو ڈویژنل فارسٹ آفیسر کہتے

میں فارسٹ آفیسر (DFO) کی آسامیوں کی کل تعداد ۱۸ ہے جو کہ مندرجہ ذیل اضلاع میں واقع ہیں۔

نمبر شمار	ڈسٹرکٹ	عرصہ
۱۔	ڈی ایف او کوئٹہ / چاغی فارسٹ ڈویژن	۳ سال
۲۔	ڈی ایف او (ہدایات) کوئٹہ	۳ سال
۳۔	ڈی ایف او پلاننگ کوئٹہ	۳ سال
۴۔	ڈی ایف او / پبلک ریلیشن آفیسر کوئٹہ	۳ سال
۵۔	ڈی ایف وائلڈ لائف کوئٹہ	۳ سال
۶۔	ڈی ایف او پشین	۳ سال
۷۔	ڈی ایف او ژوب	۳ سال
۸۔	ڈی ایف او لورالائی	۳ سال
۹۔	ڈی ایف او زیارت	۳ سال
۱۰۔	ڈی ایف او ڈیرہ مراد جمالی	۳ سال
۱۱۔	ڈی ایف او ڈیرہ اللہ یار	۳ سال
۱۲۔	ڈی ایف او سبی	۳ سال
۱۳۔	ڈی ایف او کوہلو	ڈیڑھ سال
۱۴۔	ڈی ایف او ڈیرہ بگٹی	ڈیڑھ سال
۱۵۔	ڈی ایف او خضدار	۳ سال
۱۶۔	ڈی ایف او تھل	۳ سال
۱۷۔	ڈی ایف او قلات	۳ سال
۱۸۔	ڈی ایف او تربت	۳ سال

وزیر محکمہ آبپاشی و برقیات جناب اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر   جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے اگر کوئی ضمنی سوال ہو۔

سوال نمبر ۱۸۱ میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب (مذکورہ ممبر کی عدم موجودگی میں عبدالرحیم مندوخیل نے سوال پوچھا)

عبدالرحیم خان مندوخیل   سوال نمبر ۱۸۱۔

۱۸۱ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر جنگلات ازارہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۹۶ء تا ۱۹۹۷ء کے دوران گریڈ ۱ تا گریڈ ۱۶ کی خالی اسامیوں پر کل کس قدر افراد تعینات کئے گئے ہیں۔ نیز ان تعینات کردہ افراد کے نام بمعہ ولدیت کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر جنگلات

سال ۱۹۹۶ء تا ۱۹۹۷ء کے دوران گریڈ ۱ تا ۱۶ کے کل ۱۸ افراد تعینات کئے گئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام آسامی و گریڈ	نام تعینات کنندہ	ضلع تعیناتی
۱۔	سب ڈویژنل آفیسر وائلڈ لائف بی۔۱۶	شرف الدین ولد شہاب الدین	کوئٹہ
۲۔	جونیئر کلرک بی۔۵	سیف الرحمن ولد عزیز الرحمن	کوئٹہ
۳۔	اسٹاک اسسٹنٹ بی۔۵	عظمت رسول ولد غلام رسول	کوئٹہ
۴۔	ٹیوب ویل آپریٹر بی۔۵	محمد طاہر ولد سرور خان	کوئٹہ
۵۔	فارسٹ گارڈ بی۔۲	فدا محمد ولد شیر محمد	کوئٹہ
۶۔	چوکیدار بی۔۱	مٹھا خان ولد جمعہ خان	کوئٹہ
۷۔	نائب قاصد بی۔۱	محمد انور ولد محمد نور	کوئٹہ
۸۔	فارسٹر بی۔۶	میاں خان ولد شاہ محمد	ڈیرہ اللہ یار

نمبر شمار	نام آسامی و گریڈ	نام تعینات کنندہ	ضلع تعیناتی
۹۔	جونیئر کلرک بی۔ ۵	محمد ظریف ولد محمد خان	لورالائی
۱۰۔	فارسٹ گارڈ بی۔ ۲	عبیداللہ ولد قلندر خان	لورالائی
۱۱۔	فارسٹ گارڈ بی۔ ۲	محمد پناہ ولد فیض محمد	قلات
۱۲۔	فارسٹ گارڈ بی۔ ۲	محمد اسلم ولد نور خان	سبی
۱۳۔	گیم واچر بی۔ ۱	یار محمد ولد شیر محمد	سبی
۱۴۔	گیم واچر بی۔ ۱	علی نواز ولد پیر محمد	سبی
۱۵۔	گیم واچر بی۔ ۱	ظفر اللہ ولد محمد اکبر	ژوب
۱۶۔	فارسٹ گارڈ بی۔ ۲	تازہ خان ولد جمعہ خان	ژوب
۱۷۔	فارسٹ گارڈ بی۔ ۲	خدائے رحیم ولد نصیب	ژوب
۱۸۔	گیم واچر بی۔ ۱	گل آدم ولد دیوانہ	ژوب

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال نمبر ۲۲۴ میر جان محمد جمالی صاحب کا ہے۔

مذکورہ ممبر کی عدم موجودگی میں عبدالرحیم مندوخیل نے سوال پوچھا۔

۲۲۴ میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر جنگلات و ماحولیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) ۲۱ فروری ۹۷ء تا ۲۸ مئی ۹۷ء کے دوران محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام تمام منسلکہ محکمہ جات / پروجیکٹس / (اگر ہوں) میں کتنے گریڈ ۱۷ و بالا آفیسران کے تبادلے کر دیئے گئے ہیں ان کے نام عہدہ مقام تبادلہ اور مقام و عہدہ تعیناتی کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ بالا تبدیل کردہ آفیسران و اہلکاران اپنے آسامیوں پر کتنے عرصہ سے تعینات تھے۔ اور اپنے پیشرو و آفیسران و اہلکاران سے چارج لینے والے ملازمین کی آبائی ضلع وار رہائش کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) مذکورہ تبادلوں میں ٹی۔ اے اور ڈی۔ اے کی مد میں کل کتنی رقم ادا کر دی گئی ہے

نیز ہر آفیسر کو ادا کردہ سفر خرچ کی علیحدہ علیحدہ رقم کی بھی تفصیل دی جائے۔

وزیر جنگلات

۲۱ فروری ۹۷ء تا ۲۸ مئی ۹۷ء کے دوران محکمہ جنگلات کے گریڈ ۱۷ و بالا آفیسران کے تبادلے کئے گئے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام آفیسر بمعہ عہدہ و گریڈ	مقام تبادلہ ومقام وعہدہ تعیناتی	تبدیل کردہ آفیسر کی تعیناتی کی مدت	چارج لینے والے آفیسر کی آبائی ضلع ورہائش	ٹی اے اور ڈی اے کی مد میں جتنی رقم ادا کی گئی
۱۔	مسٹر حبیب اللہ ڈی ایف او (بی ۱۸)	ڈی ایف او کوئٹہ سے ڈی ایف او (ہدایات) دفتر ناظم اعلیٰ جنگلات کوئٹہ		کوئٹہ	—
۲۔	مسٹر محمد یوسف ڈی ایف او (بی ۔ ۱۸)	ڈی ایف او (ہدایات) سے ڈی ایف او زیارت	۶ ماہ	زیارت	۱۱۰۰۰/-
۳۔	مسٹر انعام اللہ ڈی ایف او (بی ۔ ۱۷)	ڈی ایف او زیارت سے ڈی ایف او کوئٹہ	۲ سال	ژوب	۹۱۶۰/

کل ۲۰۱۶۰/- روپے

وزیر محکمہ آبپاشی و برقیات جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ کوئی ضمنی سوال اگر ہو۔

سوال نمبر ۲۲۴ میر جان محمد خان جمالی صاحب (مذکورہ ممبر کی عدم موجودگی میں عبدالرحیم خان مندوخیل نے پوچھا)

عبدالرحیم خان مندوخیل سوال نمبر ۲۲۴

وزیر محکمہ آبپاشی و برقیات جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جواب پڑھا ہوا تصور کی جائے۔ کوئی ضمنی سوال اگر ہو

عبدالرحیم خان مندوخیل یہ سوال بھی ایسا ہے جیسا کہ سوال نمبر ۲۲۴ تھا پچھلا سوال جو ہوا تھا سوال نمبر ۲۲، کا اسی قسم کا ۲۲۴ بھی گریڈ ایک سے گریڈ سترہ اور اس سے بالا سب کے لئے ٹرانسفر کی بات کی ہے لیکن یہاں صرف گریڈ سترہ اور گریڈ سترہ سے بالا کے افسران کے ٹرانسفر کی بات یعنی یہ سوال بھی اسی طرح ہے جناب اسپیکر اس کے لئے بھی وہی رولنگ دی جائے کہ اس سیشن میں جواب دلوا دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر انشاء اللہ کوشش کریں گے۔ رخصت کی درخواست اگر کوئی ہے تو سیکرٹری صاحب پڑھیں۔

(رخصت کی درخواستیں)

اختر حسین خان (سیکرٹری اسمبلی) میر عبدالغفور کلمتی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے۔ کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی میر محمد علی رند وزیر خوراک نے سرکاری مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے نجی مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی میر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی میر اسرار اللہ زہری صاحب وزیر بلدیات نے سرکاری مصروفیات کی بناء پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر تحریک استحقاق نمبر ۴ منجانب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب موصول ہوئی ہے جو کہ محرک کی رضامندی سے یہ تحریک استحقاق مورخہ ۴ جولائی کے اجلاس میں پیش کی جائے گی۔ اب زیرو آور پر اگر کوئی بولنا چاہے آدھے گھنٹے کے لئے۔

میر محمد اسلم بزنجو جناب اسپیکر قرارداد نمبر ۴ ہے جناب میر عبدالکریم نوشیروانی کی طرف سے اس میں یہ ہے کہ ہمارے بجٹ میں ہے کہ کالج کو ڈگری کا درجہ دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب ابھی تک باری نہیں آئی ہے اس قرارداد کی۔

جناب بسم اللہ خان کاکڑ جناب اسپیکر کل کے تمام قومی اخبارات میں پہلے صفحے پر بہت بڑی خبر چھپی ہے جو کہ مرکزی وزیر داخلہ نے دی ہے کہ ملک میں اسلحے پے پابندی میں سب سے بڑی رکاوٹ بلوچستان اور صوبہ سرحد کی حکومتیں ہیں اور ان کا موقف یہ ہے کہ

اسلحہ لے کر پھرنا اور اسلحہ رکھنا یہ ہماری روایات کا حصہ ہے جناب اسپیکر اس پورے ملک میں اور بالخصوص بلوچستان میں امن و امان کا مسئلہ سب کے سامنے ہے ہماری گورنمنٹ کی ترجیحات میں سب سے پہلی ترجیح صوبے میں امن وامان کے حوالے سے تھی جب تک اسلحے پے پابندی نہیں لگائی جائے گی اسلحہ لے کے چلنے پے پابندی نہیں ہوگی تو امن و امان کا تصور کیسے ہوگا اور پھر پچھلے دنوں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے اسی فلور پے اعلان کیا تھا کہ اسلحہ لے کر بالخصوص غیر قانونی اسلحہ لے کر چلنے پے پابندی لگا رہا ہوں اور وہ اقدامات کر رہا ہوں جو کسی کے تصور میں نہیں ہوگی تو کیا یہ جو نیشنل اخبارات میں ہماری تصویر یہ ابھری ہے کہ ہماری وجہ سے پورے ملک میں اسلحہ ہے اور جس سے لوگ مر رہے ہیں میں چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت اس چیز پے اپنی پوزیشن واضح کرے کہ بلوچستان کیونکہ اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ پورے ملک میں بدامنی ہوگی بلوچستان کی وجہ سے ہم اسلحے پے پابندی نہیں لگا سکتے ہیں لہذا ملک میں جو بھی بدامنی ہوگی بالواسطہ وہ ہمارے سر تھوپی جائے گی میں حکومت سے یہ گزارش کروں گا کہ اس معاملے پے بلوچستان کے مفاد کے خاطر اور بلوچستان کے صحیح اور درست تاثر قائم کرنے کے لئے وضاحت کریں دوسری بات یہ ہے جناب اسپیکر کہ ایک دفعہ پھر اس صوبے میں آٹے کا مسئلہ اٹھا ہے اور آٹا منہگا ہو رہا ہے بارہا اس اسمبلی میں یہ مسئلہ اٹھا ہے کہ جو ہم نے معلومات حاصل کی ہمیں یہ کوئی نہیں بتا رہا کہ یہ بحران کیوں پیدا ہوا ہے آج وہ کہتے ہیں کہ ڈیلی پندرہ ہزار بوری آٹا بلوچستان آتا ہے اس کے باوجود آپ کوئٹہ شہر سے نکلے تو آٹا ایک ہزار گیارہ سو روپے بوری ہے یہ ہمیں نہیں بتایا جا رہا ہے کہ پنجاب میں آٹا کس قیمت پے خریدا جاتا ہے اور یہاں پے اس کی قیمت فروخت کیا ہوگی کھلی چھٹی ہے جتنے میں جو لایا کوئی ایک اندازے کے قریب ابھی تک ۴۲ لاکھ بوری آٹا پنجاب سے خریدا گیا ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں بتایا جائے کہ یہ کس کے ذریعے خریدا گیا ان کو کس نے تقسیم کیا یہ ہمیں معلومات چاہیئے اس کھلی عوام کو ان ٹھیکیداروں یا لوٹنے والے لوگوں کے سامنے اس طرح بے بس کر کے جو ہم نے

پھینکا ہے کہ جتنے میں ان کی مرضی ہو اور یہ جو ہے ایڈمنسٹریشن کے رول پہ مسئلہ اٹھایا ہے کہ آپ کے کمشنرز اور ڈی سیز جو پرمٹ ایشو کرتے ہیں کوئی پیمانہ نہیں ہے ان کی منشاء کی بات ہے کہ مسٹر ایکس کو پچاس ہزار بوری آٹے کا پرمٹ دیا مسٹر وائی کو یہ دیا یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو محکمہ خوراک یا فوڈ ڈسٹری بیوشن سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور یہ ایک بہت بڑی کرپشن کی بنیاد بنی ہے جو اس وقت عام تاثر یہ ہے کہ ہر ڈی سی ڈپٹی ہر کمشنر ڈیلی اس سے ایک لاکھ روپے تک کما رہا ہے پرمٹ کے وصولی پہ اور عام لوگوں کے پرمٹ ان سے لے کے پیچیدگی پیدا کر کے فروخت کیے جا رہے ہیں اور کوئٹہ شہر میں چاہتا ہوں کہ حکومت آٹے کے اس پہ جو عام لوگوں کی ضرورت ہے اور جو عام تاثر ہے انتظامیہ کو یا تو الگ کیا جائے یا انتظامیہ کے لئے خطوط استوار کیا جائے کہ ان کے پاس کیا پیمانہ ہے راہداریاں ایشو کرنے کا اور پنجاب سے آٹا لانے کا اور یہ بتایا جائے کہ وہاں آٹے کی قیمت خرید کیا ہے اور یہاں لوگوں کو آٹا فروخت کرنے کے کیا قیمت کا تعین ہے اس طرح خدا کے لئے اس غریب صوبے کے غریب لوگوں کو چند شیروں چند ٹھیکیداروں اور یہ جو انتظامیہ ایک تو درخواست یہ ہے کہ خدا کے لئے اس انتظامیہ کو درمیان سے یہ فوڈ سے ہٹ کے یہ ایک اور دھندہ شروع ہوگیا ہے میں چاہوں گا کہ گورنمنٹ اس مسئلے کا سنجیدگی سے نوٹس لیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر جناب جعفر خان مندوخیل صاحب۔

شیخ جعفر خان مندوخیل بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب آج زیرو آور پہ میں بھی جو بسم اللہ خان صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے یہ آٹے کی سمگلنگ کے متعلق میں بات کرنا چاہتا تھا کیونکہ بلوچستان میں ہم ایک خطیر رقم خرچ کر رہے ہیں سبسڈی کی مد میں پچھلے سال ۱۷ کروڑ روپے کے قریب ہم لوگوں نے خرچ کیا سبسڈی کی مد میں جو ہم فوڈ کے ٹھیکیداروں کو دیتے ہیں کہ وہ گندم پنجاب یا کراچی سے سپلائی کر کے کوئٹہ یا صوبے کے دوسرے حصوں میں پہنچا کر کے لوگوں کو ارزاں نرخ پہ آٹا فراہم کریں تاکہ ایکول پالیسی پورے ملک میں جس نرخ پہ پنجاب میں آٹا فروخت ہو رہا ہے اسی نرخ پہ چمن میں ملے

اسی نرخ پہ مکران میں ملے اس پالیسی کے تحت اس سال بھی ۵۰ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں اور وہ خرچ ہو رہے ہیں اس کے ماسوائے فیڈرل گورنمنٹ جو امپورٹ کرتی ہے اس پے کم سے کم ادھے قیمت میں وہ دیتی ہے پراونشل گورنمنٹ کو وہ ایک بہت بڑی خطیر رقم اربوں کے حساب سے چالیس ارب ہے یا کتنا ہے اس میں زرمبادلہ خرچ ہوتا ہے پھر اس میں اربوں کے حساب سے جو ہے سبسڈی وہ دیتے ہیں آرزاں نرخ پے گندم فراہم کرنا گورنمنٹ نے اپنا ایک پروگرام بنایا ہے جس میں صوبائی حکومت ایک خطیر رقم خرچ کرتی ہے اور فیڈرل حکومت بھی ایک خطیر رقم خرچ کرتی ہے لیکن وہ آٹاجب ادھر آ جاتا ہے خصوصی طور بلوچستان میں فرنٹیر میں بھی یہ باتیں ہو رہی ہیں لیکن خاص طور میں چونکہ بلوچستان کی حکومت سے یہ بات تعلق رکھتی ہے میں بلوچستان کا ہی ذکر کروں گا کل میرے ساتھ لوگ ملے تھے محمد شاہ مردانزئی صاحب جو پرانے ایم ۔ پی ۔ اے ہے ہمارے اور اس علاقے کے معتبر بھی ہے انہوں نے یہ بتایا کہ صرف بادینی کے راستے جو روزانہ ۲۰ ٹرک آٹا جو ہے وہ سمگل ہو رہا ہے اور انتظامیہ کی پشت پناہی میں کچھ کو پرمٹ ایشو ہو رہے ہیں کچھ کو ڈائرکٹ پر ٹرک جو ہے وہ پیسے ادا ہو رہے ہیں اس نے جو بتایا کہ چھ ہزار روپے پر ٹرک ماہانہ دیتا ہے آگے کوئی تین ہزار پر ٹرک وہ چین کے اوپر انہوں نے ایک نائب تحصیلدار بٹھایا ہوا ہے یہ بتایا بھی کہ نائب تحصیلدار بادینی کا جو ہے وہ اس سے یہ پیسے وصول کرتا ہے اور آگے یہ ٹرک اسمگل ہوتے ہیں افغانستان چلے جاتے ہیں یعنی کہ اس وقت Wheat deficate province بھی ہے Wheat deficate ملک بھی ہے اس ملک میں لوگوں کو بارہ سو روپے آٹا مل رہا ہے اس کے باوجود بھی آٹا جا رہا ہےافغانستان ۔ افغانستان حکومت اگر کچھ کرتی ہے تو آٹے کے لئے ان کی اپنی ذمہ داری بنتی ہے ہر حکومت کی اپنی ذمہ داری بنتی ہے ہم لوگ جو سبسڈی Pay کر رہے ہیں وہ اسی عوام کے ٹیکسز سے وہ سبسڈی Pay ہو رہی ہے وزیر اعلیٰ اختر مینگل صاحب اپنی جیب سے وہ سبسڈی Pay نہیں کر رہے ہیں نہ نواز شریف صاحب ادھر اسلام آباد میں یا ملک میں جو سبسڈی Pay کر رہے ہیں وہ بھی اپنے جیب سے نہیں Pay کر رہے ہیں یہ

پبلک کے جو ٹیکسز ہیں ان سے یہ پیسے جاتے ہیں اسی طرح چمن قلعہ عبداللہ کے راستے بھی اگر آپ اخبارات کے تراشے دیکھ لیں ہزاروں کے حساب سے ٹرکوں کی سمگلنگ ہو رہی ہے اور ہمارا آٹا جو ہمارے صوبے کے لئے آتا ہے وہ ادھر جا رہا ہے جب کہ صوبے کے باشندوں کو آٹا ہزار روپیہ یا بارہ سو میں بوری مل رہا ہے اگر یہی حالت ہم نے کنٹرول نہ کی تو میں سمجھتا ہوں کہ ایسا وقت آئے گا کہ آپ کو دو ہزار روپے بوری بھی اس صوبے میں نہیں ملے گی اس میں باقاعدہ حکومت کے اہلکار ملوث ہیں پرمٹ بھی دیتے ہیں پرمٹ کے بغیر بھی ان کو جانے کی اجازت دیتے ہیں اور بارڈر کے اوپر ایف سی کی ذمہ داری ہے ایف سی بھی اس میں ملوث ہو جاتی ہے ۔ وہ بھی اپنا کمیشن لے کر کے ان کو سرحد پار جانے دیتے ہیں اس وقت اس پورے ریجن میں یہ حالت ہے کہ آٹا صرف پاکستان میں سستا ہے افغانستان میں مہنگا ہے انڈیا میں مہنگا ہے اس کے بعد سینٹرل ایشین جو سٹیٹ ہیں ان سب میں مہنگا ہے یہ ہمارا آٹا صرف افغانستان نہیں افغانستان سے آگے سینٹرل ایشیاء تک جاتا ہے پچھلے سال کی حالت آپ نے دیکھی کہ لوگوں کو آٹا وصول نہیں ہو رہا تھا سکاروٹی پیس کر کے گندم ملا کر کے لوگوں کو وہ ہزار ہزار بارہ بارہ پندرہ پندرہ سو روپے بوری دے رہے تھے اگر یہی حالت رہی اور ہم نے اس پر کنٹرول نہیں کیا تو میں سمجھتا ہوں ایک ایسا بحران آٹے کا آ جائے گا کہ آپ اس کو کنٹرول نہیں کر سکیں گے امپورٹس اس کا حل نہیں ہے آپ جتنا بھی امپورٹ کریں گے اگر آپ بارڈر کو سیل نہیں کریں گے تو یہ ادھر سے جاتا رہے گا ابھی آپ دیکھیں کوئٹہ میں ایسے تاجر ابھر آئے ہیں جو کہ کبھی انہوں نے یہ گندم کا کام ہی نہیں کیا تھا لیکن آج کروڑوں روپے اس میں انویسٹ کر رہے ہیں اس خاطر کہ گندم کو سٹاک کر لیں کہ بھئی جب گندم کی **shortage** آئے گی تو اس گندم کو ہم عوام کے اوپر ڈبل نرخ پر بیچیں گے یا اس کو افغانستان سمگل کر دیں گے اس میں باقاعدہ ڈی سی **Involve** ہیں ڈی سی پرمٹ بھی دیتے ہیں ڈی سی پرمٹ کے بغیر بھی ان کو لے جاتے ہیں سیکنڈ نمبر پر ایف سی انوالو ہے اتنی بڑی تعداد میں جو ان کو بارڈر پر رکھا گیا ہے انہوں نے بھی کوئی باضابطہ چیکنگ اس کی نہیں

کی یہ آج کے اخبار کو اگر آپ دیکھ لیں اس میں میرے خیال میں کوئی چار پانچ مرتبہ اس کا ذکر کیا گیا ہے مختلف لوگوں کی طرف سے بیانات آئے ہیں کہ آٹے کی جو سمگلنگ ہے وہ بہت زیادہ تعداد میں ہو رہی ہے ایک میں پڑھ کر آپ کو سناتا ہوں۔ محکمہ خوراک نے کوئٹہ کے فلور ملوں کو گندم کا کوٹہ دینے سے انکار کر دیا پندرہ ہزار بوری گندم اسپیشل پرمٹوں کے ذریعے صوبے میں لائی جا رہی ہے لیکن زیادہ تر سمگل ہو جاتی ہے یہ محکمہ خوراک کا وضاحت ہے غالباً جو آیا ہے یا سٹاف رپورٹر کی طرف سے ایک بیان آیا ہے اسی اخبار میں مختلف جگہوں پر مختلف آیا ہے یہ ببی سے دیا ہے کہ وہاں سے آٹا سمگل ہو رہا ہے لیکن کوشش ناکام بنا دی ایک جگہ پر اسی طرح آج کے اخبار میں دو تین اور بھی بیان آٹے کی اسمگلنگ کے متعلق لگے ہیں اور ایک میں ریکارڈ پیش کرنا چاہوں گا بلکہ اس کا میں اسمبلی کا ریکارڈ بنانا چاہوں گا اس پر یہ ایک صحفہ ہے اس میں جو مختلف لوگوں کی طرف سے بیانات آئے ہیں آٹے کی اسمگلنگ کے اوپر کہ قلعہ سیف اللہ کے اہلکار اس میں ملوث ہیں اور چمن کے اہلکار اس میں ملوث ہیں اور قلعہ عبداللہ کے اہلکار اس میں ملوث ہیں یہ مختلف تراشے ہیں اخبارات کے یہ میں اسمبلی کی پراپرٹی بناؤں گا اور یہ وہ چھٹیں ہیں جو کہ مختلف لیویز جمعداروں نے لوگوں کو دیئے ہیں ٹرانسپورٹ ہولڈرز کو دیئے ہیں کہ یہ محترم براور لیویز ملازم شنہ خوزہ اسلام علیکم کے بعد اس گاڑی والے کے ساتھ اے سی صاحب نے فیصلہ کیا ہے لہذا تنگ نہ کریں (ڈیسک بجائے گئے)۔

محترم تحصیلدار قلعہ سیف اللہ موؤبانہ گزارش ہے کہ گاڑی نمبر ۲۹ کو تنگ نہ کریں منجانب لیویز جمعدار بادینی۔

محترم لیویز ملازمان شنہ خوزہ اسلام علیکم ٹرک نمبر زیڈ بی ۴۳۸ کو تنگ نہ کریں مہربانی ہو گی یہ اس طرح کے میرے خیال میں دوسرے دو صفحے ہیں مختلف یہ ہاؤس کو میں دکھانا چاہوں گا جس میں باقاعدہ ان چھٹیوں کے سب کے فوٹو سٹیٹ ہیں جو کہ یا تحصیلدار صاحب نے ایشو کیے ہیں یا لیویز جمعدار نے ایشو کیے ہیں یا دوسروں نے ایشو کئے ہیں وہ چیک پوسٹ والوں کو کہ اس ٹرک کے ساتھ فیصلہ ہو گیا ہے ان کو تنگ نہ کریں یہ ٹرک ہمارے منتھلی پر

ہے اس کو تنگ نہ کریں اس کو اے سی صاحب نے اجازت دے دیا ہے اس کو تنگ نہ کریں اگر حالت یہ ہو جائے اس کے اوریجنل original بھی ہیں یہاں صرف فوٹوسٹیٹ پیش کر رہا ہوں اس کے اوریجنل original بھی ہیں دو گھنٹے یہ ہیں مختلف جس میں یہ چار چھٹے ہیں پتہ نہیں یہ کتنی چھٹیں ڈیلی ایشو ہوتے ہیں یہ تو وہ ہیں کہ جو کسی نے جا کر کے پکڑ لیے ہیں کسی نے لیویز جمعدار سے لے لیے ہیں اس طرح کے تراشے آپ کو انتہائی زیادہ ملیں گے یہ میں اسمبلی کے ریکارڈ پر لانا چاہوں گا۔ مزید براں اس سے پہلے بھی یہ سمگلنگ ہوتی رہی ہے مگسی صاحب کے دور میں جب ہم لوگ منسٹر تھے اس زمانے یہ کیس سامنے آیا کہ بھئی واقعی یہ انتظامیہ قلعہ سیف اللہ جو ہے اس میں ملوث ہے تو اس وقت کے چیف منسٹر نے آرڈر کر دیئے کہ بھئی تمام افراد کو وہ جو لیویز جمعدار ملوث تھے جن کے نام اس میں تھے ان چھٹیوں میں یا نائب تحصیلدار یا دوسرے جو ملوث تھے نائب تحصیلدار بادینی جو تھا وہ ملوث تھا ان کو سسپنڈ کیا گیا تھا ان کے اوپر کیس رجسٹرڈ کرنے کے لئے آرڈر ہوئے اور جو اے سی تھے یا دوسرے تھے ان کو ٹرانسفر کا گیا تھا ان کے اوپر بھی انکوائری آرڈر کر دیئے گئے لیکن چونکہ وہ حکومت ختم ہوئی اس کے بعد اس کے اوپر غالباً کوئی کام نہیں ہو رہا اور حیرانگی کی بات یہ ہے کہ حکومت ختم ہونے کے ساتھ ساتھ اس وقت کی حکومت کے آرڈرز بھی معطل ہو گئے ہیں وہی لوگ آج بھی اسی بارڈر پر کام کر رہے ہیں نام میں نہیں لینا چاہوں گا بلکہ نائب تحصیلدار کا میں بتادوں حمید اللہ یہ زمانوں سے ادھر ہوا ہے مولانا واسع صاحب کو بھی پتہ ہو گا چونکہ ان کا ایریا میں زیادہ ہے ہمارے ژوب سے بھی سمگلنگ ہو رہی ہے لیکن وہاں چونکہ افغانستان میں جب جاتا ہے وہاں اتنے اچھے حالات نہیں ہیں ٹرانسپورٹیشن کے وہاں سے تھوڑا کم ہوتا ہے ادھر بادینی سے جب جاتے ہیں وہاں سیدھا غزنی کے راستے ٹوٹل افغانستان کے اندر یہ گندم چلا جاتا ہے مولانا صاحب نے پچھلے دنوں جب پنجاب حکومت نے گندم بند کیا تھا اس کے اوپر حکومت بلوچستان کی طرف سے کافی سیریس ایکشن Serious action انہوں نے کیا تھا میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ بھی حق بجانب ہیں اگر ہم لوگ اپنا

انتظام نہیں سنبھال سکیں ہم لوگ اپنا بارڈرز سیل نہیں کر سکیں وہ لوگ بھی حق بجانب ہیں
کہ اپنے استعمال کے ان کے گندم ہیں وہ اپنے ساتھ رکھ لیں ہاں اگر ہم اپنے بارڈرز کو روک
سکیں ہم اپنے بارڈر سیل کر سکیں تو ہمارے عوام اور پنجاب کے عوام کا یکساں حق ہے
اس گندم کے اوپر وہاں حق تک تو صحیح ہے لیکن ہم کو اپنی ذمہ داری بھی پوری کرنی چاہیئے
بلکہ ایف سی جو بیٹھی ہوئی ہے اسکو بھی یہ ذمہ داری قبول کرنی چاہیے اور اسکو پوری کرنی چاہیے۔
اس کے اوپر کافی مواد ہے میرے ساتھ لیکن چونکہ دوسرے ساتھیوں نے بھی انہی خطوط کے
اوپر دوسرے زیرو آور کے اوپر کچھ آئیٹمز Items پیش کرنے ہیں یا انہوں نے کچھ بیانات دینے
ہیں تو میں اسی کے اوپر آپ کا شکریہ ادا کروں گا اور حکومت سے یہ وضاحت مانگوں گا کہ آیا
حکومت نے یہ کوئی فیصلہ کیا ہے کہ آیا اس کو روکے یا نہ روکے یا یہ ڈی سیز اسی طرح پرمٹ
ایشو کرکے ہمارا گندم افغانستان بھیجا کریں گے اور ان کا اس میں پرمٹ رول ہو گا ہمارے
لوگوں کے اوپر یہ مہنگائیاں آکر کے ہم لوگوں کے بچوں کے پیٹ مارے جائیں گے روزانہ
ژوب میں لوگ لائن لگا کر کے قطار لگا کر کے گندم کی بوری کے لئے کھڑے ہوتے ہیں ادھر
اگر آپ شام کو چلے جائیں یہ کچلاک سے آگے کھڑے ہو جائیں آپ کو سینکڑوں ٹرک نظر
آئیں گے روزانہ بلاناغہ بسم اللہ کاکڑ صاحب اس کے وہ کریں کیونکہ یہ بھی راستے میں جاتے
ہوئے ان ٹرکوں کو روزانہ یہ گلستان جاتے ہیں اس وجہ سے ان کا نام لوں گا یا ہمارے
اچکزئی صاحب جو ہے بہرام اچکزئی صاحب یہ بھی اسی راستے سے جاتے ہیں ان کو بھی نظر
آتا ہے یعنی چمن کی جتنی ضرورت ہے اس سے تین گنا آٹا ادھر جاتا ہے پھر بھی ادھر شارٹیج
shortage ہوتی ہے آپ کو یہ قلعہ سیف اللہ انکی جو ضرورت ہے اس سے تین گنا آٹا جاتا
ہے وہ بھی ضرورت ہوتی ہے اور کمال کی بات یہ ہے کہ سبسڈی subsidy گورنمنٹ آف
پاکستان اور گورنمنٹ آف بلوچستان اس کے اوپر ادا کریں اور فائدہ سینٹرل ایشین اسٹیٹ
اس سے لیں آج اوپن منڈی میں جو ہے آپ کو چار سو ڈالر سے کدھر بھی کم نہیں ملے گا گندم
کا سو کے جی کا وہ بیگ جو ہوتا ہے ادھر آکر کے جب وہ پڑتا ہے وہ پندرہ سو اٹھارہ سو روپے